فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ — فی پرچہ ۱۰ پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

۹ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ — ۸ نبوت ۱۳۴۱ ہش — ۸ نومبر ۱۹۶۲ء — نمبر ۲۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف میں کمی رہی۔ اور طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی بنو مگر چاہیئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو

جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے

"تقوے والے پر خدا کی ایک تجلّی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ تقوے خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں۔ اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ تقوے کا مضمون باریک ہے۔ اسکو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے ...... جب تک ذاتی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقوے کی فرع ہیں۔ اصل تقوے ہے۔ اس واسطے تم الہامات اور رویا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقوے کے پیچھے لگو۔ جو متقی ہے اس کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقوے نہیں تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں۔ ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے تقوے کو اس کے ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہام کو اس کی حالت تقوے سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کرکے پہلے تقوے کے منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے سب کا مدعا یہی تھا کہ تقوے کی راہ سکھلائیں۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی علالت اور دعا کی تحریک

ربوہ ۷ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پرسوں رات درد گردہ کا پھر شدید دورہ ہوا تھا جس کی وجہ سے طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی۔ روزانہ ٹمپریچر ۱۰۳ اور ۱۰۴ تک ہو جاتا ہے۔ متلی، بے چینی اور ضعف کی بھی شکایت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی مطلق خدا اپنے فضل سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے آمین

مکرم الحاج محمد سوکیہ صاحب آف ماریشس کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۷ نومبر — کل شام تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں وکالت تبشیر کی طرف سے ماریشس کے الحاج محمد سوکیہ صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔

مکرم الحاج محمد سوکیہ صاحب حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد اپنے بھتیجے محمد شمشیر سوکیہ صاحب کے ہمراہ پہلے مرکز سلسلہ کی زیارت کے لئے قادیان گئے تھے اور پھر وہاں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور ربوہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے تھے۔ ربوہ میں قریباً ۴ ماہ قیام کرنے کے بعد اب آپ عنقریب اپنے وطن واپس تشریف لے جا رہے ہیں — احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم الحاج محمد سوکیہ صاحب کا مرکز سلسلہ میں قیام مبارک کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور سفر و حضر میں آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ بخیر و عافیت اپنے وطن واپس پہنچیں اور خدمت دین کی آپ کو بیش از بیش توفیق ملے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج نے بورڈ کے باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں زونل چیمپئن شپ جیت لی

کامیاب ٹیموں میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۷ نومبر۔ بورڈ آف ہائر سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب کے زونل باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں جو گزشتہ دو روز سے ربوہ میں کھیلا جا رہا تھا کل تعلیم الاسلام کالج نے ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا کے بالمقابل فائنل میچ جیت کر زونل چیمپئن شپ حاصل کر لی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ یہ اعزاز گزشتہ چھ سال سے حاصل کر رہا ہے۔ کل شام ٹورنامنٹ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

بورڈ کی طرف سے سرگودھا زون کے باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے لئے ربوہ کو زونل سنٹر

(باقی دیکھیں ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ۔ نومبر ۶۲ء

اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی قانوناً ممنوع ہونی چاہیئے

یورپ پر ایک وقت اب آیا ہے کہ اس میں عیسائیوں کے مختلف فرقے اقتدار کی خاطر باہم دست و گریباں رہتے تھے۔ خاص کر دو فرقے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کا تو یہ حال تھا کہ ان میں سے جو بھی برسرِ اقتدار آتا وہ دوسرے کا نام و نشان مٹانے کے لئے ہر قسم کی سفاکی کو جائز سمجھتا۔ دونوں فرقوں کے پادری اور ان کے پیرو ایک دوسرے کو کافر اور واجب القتل قرار دیتے۔ ان میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہ بات رچی ہوئی تھی کہ وہی ناجی ہے اور دوسرے کو زبردستی اپنے اعتقاد کا پابند بنانا اس کا فرض ہے تاکہ وہ دوزخ میں نہ جائے۔ اس لئے جبر و اکراہ جائز ہے اگر وہ اپنے عقیدہ سے باز آجائے تو بہتر ورنہ اس کا صفحہ ہستی سے مٹ جانا ہی بہتر ہے۔ باہمی رواداری کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔

آخر یورپ میں علم کی روشنی پھیلنے لگی اور لوگ اس بے پناہ خون خرابہ سے جو اختلاف عقائد کی وجہ سے ہو رہا تھا اکتانے لگے۔ جوں جوں علم بڑھتا گیا سمجھدار لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حکومت سے عقیدہ کے اختلافات کو ختم کر دیا جائے۔ آج جس کو سیکولرازم کہتے ہیں اسی طرح ظہور پذیر ہوا دوسری طرف پادریوں نے خاص کر پوپ نے عیسائیوں کی توجہ اور طرف مبذول کرا دی۔ پوپ نے فرانس میں ایک کانگریس بلائی اور یروشلم کو مسلمانوں سے آزاد کرانے کی زبردست تحریک کی۔ سینکڑوں پادری اس آواز کو لیکر اٹھے اور انہوں نے تمام یورپ میں جوش و خروش کے شعلے بھڑکا دئے۔ اس سے صلیبی لڑائیوں کا آغاز ہوا۔ پادریوں نے اسلام کے خلاف اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خلاف دن رات پراپیگنڈہ شروع کر دیا اور سارا یورپ (نعوذ باللہ) مسلمان کافروں سے لڑنے کے لئے نکل پڑا۔

یورپ کے عیسائیوں کی یہ یورش خاصی مدت تک جاری رہی لیکن آخرکار انہیں ہمیشہ کے لئے شکست اٹھانی پڑی۔ اس مہم میں لاکھوں عیسائی مارے گئے۔ اور بظاہر یورپ کو بڑا نقصان اٹھانا پڑا لیکن ایک لحاظ سے اس سے یورپ کو بڑا فائدہ بھی ہوا۔ یورپ جو ایک مدت سے دنیا سے کٹا ہوا تھا اور خواب غفلت میں پڑا تھا۔ یکایک بیدار ہو گیا۔ عوام میں ایک نہ رکنے والی ہل چل بیدار ہو گئی۔ تجارت کا شوق بڑھ گیا۔ عیسائیت کو جو فائدہ ہوا وہ یہ تھا کہ پادری باہم لڑنے کی بجائے اب چاروں طرف دنیا میں تبلیغ عیسائیت کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

یورپ کی مختلف اقوام جو ساحلوں پر آباد تھیں سمندر کے راستہ دور دور تک پہنچنے لگیں۔ سپین۔ پرتگال۔ برطانیہ۔ ہالینڈ۔ بلجیم کے رہنے والے اپنی تجارت کے فروغ کے لئے سمندر کے راستہ ہندوستان جزائر الہند۔ ملایا وغیرہ ملکوں تک آن پہنچے انہی دنوں میں امریکہ دریافت ہوا۔ ساتھ ہی افریقہ کے ساحلوں پر یورپین نوآبادیاں قائم ہوتی چلی گئیں۔ یورپ کے اس پھیلاؤ میں پادریوں نے عظیم الشان کام سرانجام دیا۔ وہ مغربی تہذیب کے ہراول بن کر چار دانگ عالم میں پھیلتے چلے گئے اور انہوں نے تمام دنیا کو یسوع مسیح کا غلام بنانے کے جوش میں نہایت دلیری سے خطروں کا مقابلہ کیا اور آج ہم دیکھتے ہیں دنیا کا شاید ہی کوئی کونہ ہوگا جہاں عیسائی مشن یا کوئی خدمتِ خلق کا ادارہ کام نہ کر رہا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا عیسائیوں کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہے۔ انکا نرم رو قاصد بزعم خود ہر طرف پیغام زندگی لے کر پہنچ رہا ہے۔ جہاں بھی جائیے آپ کو پادری اور عیسائی ڈاکٹر کام کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

عیسائیوں میں فرقہ بندی اب بھی ہے اب بھی وہ ایک دوسرے سے اسی طرح اختلاف رکھتے ہیں جیسا کہ پہلے بلکہ اب ان میں پہلے کی نسبت زیادہ فرقے بن گئے ہیں۔ مگر اب وہ ایک دوسرے کو زبردستی جنت میں لے جانے کی بجائے غیر عیسائیوں کو عیسائی بنانے میں مصروف ہیں۔ ان میں سے ہر ایک فرقہ اپنی جگہ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق کام کر رہا ہے اور صرف کام کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے انہوں نے عیسائیت کے اندرونی فتنے مٹانے کی بجائے اور ایک دوسرے کو بالجبر اپنے عقیدہ میں لانے اور باہمی لڑنے اور اقتدار حکومت پر قبضہ جمانے کی کوششوں کو ترک کیا ہے اس وقت سے عیسائیت کا مشنری کا نہ پیغام ساری دنیا میں آگ کی طرح پھیلتا چلا جاتا ہے۔

ازمنہ وسطیٰ میں جب عیسائیوں کے فرقے حکومتی اقتدار کے لئے باہمی نبرد آزما رہتے تھے تو عیسائیت اندرونی بیماریوں سے اتنی لدا ہوا تھا کہ اس کو باہر جھانکنے کا موقعہ ہی نہ ملتا تھا۔ لیکن جب انہوں نے حکومتی اقتدار پر قبضہ کر کے دین قائم کرنے کا خیال چھوڑا تو عیسائیت جنگل کی آگ کی طرح تمام دنیا میں پھیل گئی۔

عیسائیت کی اس تاریخی حقیقت سے ہمارے اہل علم حضرات چاہیں تو سبق سیکھ سکتے ہیں اور بجائے اپنے اپنے ملکوں میں اقتدار حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کے اگر وہ اپنا سارا زور تبلیغ اسلام پر ڈال دیں اور ہر جگہ عیسائیوں کے مقابلہ میں کام شروع کر دیں تو ہمیں اسلام کی حقانیت کی وجہ سے پورا وثوق ہے کہ آج کل کی دنیا میں وہ اسلام کے لئے بڑی کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے اور انسان کی ہر جدوجہد کے لئے بہترین رہنمائی کرتا ہے لیکن یہ رہنمائی روحانی ہے جس کی بنیاد تقویٰ اللہ پر قائم ہے۔ ہر کام جو اسلامی تقویٰ کے اصولوں کے مطابق کیا جائے اسلامی ہے۔ اسلام نے ایسے تقویٰ کے حصول کے لئے کچھ اصول دئے ہیں۔ اور ہر کام کے متعلق یہ اصول باقاعدہ صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسلام تجارت کے لئے بھی تقویٰ کے اصول دیتا ہے اور سیاست کے لئے بھی اصول دیتا ہے۔ ان اصولوں کو برسرِ اقتدار لانے کے لئے حکومت پر مولویوں کا قبضہ ضروری نہیں ہے۔ اور نہ کسی ایسی پارٹی کی ضرورت ہے جو انہیں برسرِ اقتدار لانے کے لئے سیاسی اونچ نیچ لڑائے اور اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ ایسی پارٹی بجائے فائدہ کے اسلام کی نشو و نما کے لئے سخت مضر ہے اس طرح ہر فرقہ اپنی اپنی پارٹی الگ بنائے گا کیونکہ ہر فرقہ یہی سمجھتا ہے کہ اصل اسلام اسی کے پاس ہے باقی سب فرقے باطل ہیں اور اس لئے فتنہ ہیں جن کا مٹا دینا ضروری ہے۔

یہ وہی بیماری ہے جو ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی فرقوں کو یورپ میں لگی ہوئی تھی جس سے تمام برِاعظم ایک فتنہ زار بن گیا ہوا تھا۔ افسوس ہے کہ مسلم اقوام نے ابھی تک اس بیماری سے شفا نہیں پائی اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہر اسلامی ملک میں کوئی نہ کوئی ایسی جماعت موجود ہے جو اس فتنہ کو ہوا دے رہی ہے اور بزعم خود اسلام پسند عناصر کو ابھارنا چاہتی ہے بعض وقت وہ مختلف فرقوں کے خود ساختہ لیڈروں کو جمع کر کے ایک مصنوعی متحدہ صورت بھی اختیار کر لیتے ہیں مگر چند ہی دنوں میں اس ڈھول کا پول کھل جاتا ہے اور اس سازش کا نتیجہ باہمی گہرے افتراق کی شکل میں برآمد ہوتا ہے ۔ ۵۳ء کے فسادات پنجاب اس کی واضح مثال پیش کرتے ہیں۔ آج مجلسِ عمل کے تمام اہلِ علم حضرات ایک دوسرے کے برخلاف صف آرا نظر آتے ہیں۔ مودودئے الگ اپنے آپ کو منظم کر رہے ہیں تو اہل حدیث الگ دیوبندی اور بریلوی جو کار نمایاں سرانجام دے رہے ہیں اسکی گونج تمام پاکستان میں سنائی دے رہی ہے۔ مولوی مودودی اور مولوی غلام غوث ہزاروی کے باہمی جھگڑے ان کے اخبارات سے معلوم کئے جا سکتے ہیں ایک طرف دیوبند کے حامی للکار رہے ہیں تو دوسری طرف بریلوی اینٹھ رہے ہیں۔ سارا ملک دین کا مینار بابل بنا ہوا ہے۔ یہ سارا ہنگامہ سیاسی شیطان کا کھڑا کیا ہے۔ اسلام بے شک سیاست پر بھی حکمرانی کرتا ہے مگر اسلام سیاسی پارٹی بازی کی اجازت نہیں دیتا۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ سیاست کو دین سے الگ رکھنا چاہیئے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ اسلام کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی نہیں ہونی چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اگر اسلامی سیاست قائم ہو جائے جس کی بنیاد تقویٰ اللہ پر ہے تو آج ہی تمام دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ مگر اسلامی سیاست کو برسرِ اقتدار لانے کا وہ طریق کار نہیں ہے جو لادینی تحریکوں اشتراکیت اور نازیزم کا طریق کار ہے اسلام کا مزاج ایسی تحریکوں سے بالکل متضاد ہے۔ اس لئے پاکستان میں امن کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی قانوناً ممنوع قرار دی جائے ✦

لجنات کے لئے ضروری اعلان

جن لجنات نے ابھی تک اپنی سالانہ رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ جلد بھجوا دیں۔ سالانہ رپورٹ عنقریب شائع ہو رہی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو جلیل القدر صحابہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا یہ قیمتی مضمون سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ میں پڑھا گیا جو مورخہ ۱۰ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوا۔

(۱) میں نے اپنے شوہر نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کو نہایت درجہ ایمان میں کامل پایا۔ ان کا یقین و ایمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعلیٰ پایہ کا تھا۔ اور باوجود اس قدر ضابط طبیعت رکھنے کے ان کے جذبات بہت کم ظاہر ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق نمایاں نظر آجاتا تھا۔ وہ آپ کو اس طرح یاد کرتے تھے جس طرح بیٹا بہت چاہنے والے باپ کی کمی محسوس کرکے اس کو یاد کرتا ہے۔ کہتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی شفقت میں روحانی ہی نہیں بلکہ بہت پیار کرنے والے جسمانی باپ کی محبت کا بھی اثر پایا ہے۔ میں نے ان کو کہتے سنا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہم ایمان لے آئے تو ہم یہاں تک تیار رہتے تھے کہ اگر آپ احکام شریعت میں سے کسی حکم کی تبدیلی فرماتے تو ہم مان لیتے۔ کیونکہ جب حق پہچان لیا۔ ایک شخص کو سچا مان لیا۔ تو پھر کوئی عذر کوئی شک کسی حکم کے ماننے پر ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر آپ نے چونکہ خود فرمادیا کہ شریعت کامل ہے۔ اس کا ایک شوشہ بھی بدلا نہیں جاسکتا۔ تو اب ہمارا یہی عمل ہوگا اور ہونا چاہیئے۔

(۲) خلافت کے بہت شدومد سے قائل تھے جب حضرت خلیفہ اولؓ کے حیات میں فتنہ اور خلافت کے خلاف آواز اٹھنے کی صورت نظر آئی۔ تو ہر وقت یہی تڑپ رہتی کہ خدا نہ کرے۔ کہ یہ فتنہ بڑھے اور جس قدر جلد اس شر کا قلع قمع ہوسکے تو بہتر ہے کیونکہ حضرت خلیفہ اولؓ کی مشہور پرجوش تقریر کے بعد بھی بعض قلوب صاف نہ ہوئے تھے اور انجمن میں شامل ہونے اور تعلقات کے سبب سے وہ خلاف لوگوں کی باتوں سے سب کچھ اخذ کر رہے تھے۔ ۱۹۱۳ء میں جب شملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہمارے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ تو گھنٹوں ہی گفتگو رہتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تو بات ہی اور ہے مگر ان کو بھی اس امر کے متعلق کوئی تھوڑی تڑپ نہ تھی۔ انہی جھگڑوں کا اثر تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان بڑے لوگوں کے بڑے پن کے نتیجہ خیالات کا اتنا Reaction ان کو ہوا کہ وہ انجمن سے ہی متنفر ہوگئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ انجمن کو کبھی زیادہ پاور نہ دی جائے۔ مجلس شوریٰ ہو خلیفہ کے حضور۔ اور آخری حکم فیصلہ محض خلیفہ کا ہو۔ پھر کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہ اجازت ہو۔ انجمن ایک ملازم کارکنوں کی حیثیت رکھے اور بس۔

(۳) بہت عالی حوصلہ تھے فراخ دل تھے باوجودیکہ بچپن میں اپنی جاگیر کے باختیار باپ کی ریاستی شان دیکھ چکے تھے۔ انکسار بہت تھا غریبوں سے نوکروں سے ان کی گھریلو باتیں بھی ہمدردی اور دلچسپی سے سنتے اور مفید مشورہ اور امداد دیتے۔ ملازمین کے بچوں پر بہت شفقت کرتے تھے۔ کسی سے کراہت یا نفرت کا نفرت کا سلوک نہ کرتے۔ ایک دن جمعدارنی کا موٹا تازہ بچہ صحن میں کھیل رہا تھا۔ میں نے سنا کہ "ماشاءاللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھ رہے ہیں اور بڑی محبت سے اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اور کہا کہ اتنا پیارا یہ موٹا گول مٹول ہے کہ میں نے سوچا کہ میری نظر نہ لگ جائے۔

(۴) مالیرکوٹلہ کی رسوم سے اتنے تنگ آئے تھے کہ بچپن سے دیکھ کر سخت متنفر تھے اور بظاہر بہت زیادتی سے ان کا قلع قمع پسند کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ یہ رسوم ایک بلا ہے۔ ذرا ڈھیل دی اور چھوت کی مرض کی طرح ان کا پھیلاؤ شروع ہوتا ہے۔ کسی شادی میں اپنے خاندان میں شریک نہ ہوتے تھے۔ جب تک وہ قطعی ترک رسوم کا عہد نہ کرے۔ کبھی غریب نے لے جانا چاہا ترک رسوم کے وعدہ پر خاندان کے طریق کے خلاف بھی ان کے ہاں گئے اور امداد بھی کی۔ نواب صاحب مالیرکوٹلہ کے چونکہ بزرگ تھے۔ اور ریاستی جھگڑوں سے قطع نظر وہ بہت ان کی عزت کرتے اور بات مانتے۔ ہر امر میں ضرور مشورہ لیتے۔ شادیوں پر ان کو لے جانا چاہا۔ دو شادیاں (عبدالرحمٰن خان مرحوم کی شادی کے علاوہ) نواب صاحب کے بچوں کی ان کی موجودگی میں مالیرکوٹلہ میں ہوئیں۔ بہت منت خوشامد سے لے کر گئے اور ان کے کہنے کے بموجب نہایت درجہ سادگی سے شادیاں ہوئیں۔ اتنی سادگی اتنی خاموشی حد سے بڑھ کر کہ اتنی ربوہ میں بھی سادہ شادیاں نہیں ہوتیں۔ کہا کرتے تھے کہ غریبوں کے لئے ایک ہی رسم ہے۔ جو مجھے پسند ہے وہ نیوتہ ہے۔ کیونکہ اس سے ایک طرح چندہ کی صورت رقم جمع ہوکر اتنا بار نہیں پڑتا۔ بلکہ کچھ بچ ہی جاتا ہے۔

(۵) بچوں کی شادیوں پر دور بلاوے بھیجنے یا کھانا مقامی لوگوں کو کھلانا اس لئے پسند نہیں کرتے تھے کہ رسم کی بناء پڑتی ہے۔ اور امیروں کی ریس میں غریب بھی طاقت سے بڑھ کر قدم اٹھا لیتے ہیں۔ موجود خاندان میں بھی کارڈ یا بلاوا حسب دستور مالیرکوٹلہ نہیں بھیجتے تھے۔ قریبی عزیزوں کو زبانی کہہ دیتے تھے کہ جو روز آتے ہیں ملتے ہیں۔ آئیں بڑے شوق سے۔ عزیزی عبداللہ خاں مرحوم کی شادی پر اپنے بھائی سر ذوالفقار علی خان مرحوم اور عزیزوں کو بلانے کے خط لکھے مگر انہوں نے یونہی سا عذر لنگ کر دیا۔ ان کا مطلب صرف ان کو قادیان بلانا ہی تھا۔ ورنہ یہ کب بلانے والے تھے۔ اس کا رنج پہنچا مگر خاموش رہے اور عبدالرحمان خاں کی شادی پر پھر تو ان کو قطعی نہیں پوچھا۔ وہ نواب صاحب کی طرف سے شریک ہوئے۔ مگر ان کو سخت صدمہ تھا۔ کہ مجھے میرے بھائی نے نہیں بلایا۔ بہن (بو فاطمہ بیگم مرحومہ) کے پاس شکایت کی وہ لے کر آئیں۔ ان کے سامنے بھی بڑے سخت رنج اور صدمے کے اظہار سے شکایت کی۔ مگر انہوں نے جو جواب دیا وہ یہ تھا۔ کہ آج نواب کی لڑکی سے شادی ہونے پر نہ بلانے کا مجھے شکوہ کرتے ہو۔ جس کی میں عبداللہ خان کی شادی کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں سمجھتا۔ تم نے قادیان آنا شاید اپنی سبکی سمجھا ہوگا۔ مگر اس کے بعد میں تم کو بلانا اپنی ہتک سمجھتا ہوں۔ خاموش ہوگئے بیچارے۔

۶۔ میں بچہ ہی تھی جب شادی ہوئی۔ گو بفضل تعالیٰ طفیل حضرت مسیح موعودؑ میری طبعی بنیاد بچگانہ نہ تھی۔ مگر انہوں نے بھی ہر امر میں باتوں باتوں میں سمجھا جانا اپنا فرض سمجھا ہوا تھا۔ اور میں نے بہت فائدہ بھی اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند فرمائے آمین۔

ایک دن یونہی باتیں کر رہے تھے میری شادی کو مہینہ بھر ہوا ہوگا کہ میں نے کسی بات پر کہا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بات منہ سے نکالنے سے روکا۔ میں نے کہنا ہی تھا کہ نہ بھی کہہ سکتی ہوں۔ آپ کی لڑکی ہونی بات نہ کہونگی۔ کہ انہوں نے بات کاٹ کر مجھے کہا کہ خبردار آئندہ بھی پھر منہ سے نہ نکالنا۔ میں سمجھ گئی کہ ان کا منشاء ہے۔ کہ چھوٹی عمر ہے۔ کسی کے سامنے پھر یہ بات کہہ دے۔ تو بھی

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی کی اس پیاس کو

"الفضل"

بہت حد تک دور کرسکتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے۔

(مینیجر الفضل)

برجول کی طبیعت رکھنے والے خواہ مخواہ تہمت کے لوگ تنگ کریں۔ یا منہ سے کچھ اور نکلوا دیں۔ وہ حمراور تھی۔ اب بھی اتنا ہیں نے ان کی نیکی کے آگاہ کے لئے لکھا ہے۔ جسم عاجلی مدنظر نہیں :

میرے پیارے چھوٹے بھائی کے لئے بھی الفضل میں جتنی طاقت تھی لکھ چکی ہوں اب تک ان کا ذکر آتے ہی دل ڈوبنے لگتا ہے۔ ان کا نام سن کر آنسو نکل پڑنا چاہتے ہیں۔ جن کو پی جانا پڑتا ہے۔ کیا لکھوں مگر جو لکھوں ایک لفظ بھی مبالغہ آمیز نہ ہوگا۔ نام شریف۔ دل شریف۔ تعلقات عزیزداری شریفانہ قلب صافی ہمدرد۔ پھر ایک کے غمگسار غریبوں کی امداد اپنی طاقت سے بڑھ کر کرنے والے۔ جس کو ضرورت دیکھ کر بھی ضرورت مند محسوس کیا جیب جھاڑ دی۔ خود مقروض بلکہ اکثر حاجت مندوں غریبوں کے قرضے اتارے کام چلوا دئے۔ غرض بادشاہ دل لے کر پیدا ہوئے تھے۔ مگر اپنی زندگی سادگی میں گذاری۔ کپڑے پھٹ جاتے مگر پرواہ نہ کرتے۔ جیسا ہوا پہن لیا۔ بے حد منصف مزاج انصاف سے فیصلہ کرنے والے مبارک اور مفید مشورہ دینے والے اور حق بات کہنے سے کبھی کسی کے سامنے بھی گریز نہ کرنے والے سچے معنوں میں بہادر تھے۔ کوئی بات ہو مقابل میں خواہ عزیز اولاد ہو یا اپنی بیوی (جن کی خاطر و عزت عمر بھر عزیز رہی) کھری اور انصاف کی بات صاف صاف کہہ دیتے۔ ایک دن میں نے ذکر کیا۔ کہ عباس احمد بعض بچیوں کی کسی کمزوری پر اعتراض کر رہے تھے اس امر کو ناپسند کیا اور فوراً کہا کہ عباس سے کہو کہ یہ کمزوری اس کی بیوی (جو ان کی اپنی پیاری بیٹی ہے) میں بھی موجود ہے۔ پہلے اس کی اصلاح کرے۔ پھر اعتراض کسی پر کرے۔

بچپن میں رات کو شاید دل گھٹتا ہوگا ضرور پچھلے پہر مٹھائی کھانے کو مانگتے۔ حضرت مسیح موعود خصوصیت سے یاد کر کے چھوٹے بھائی کے لئے بیدانہ (مٹھائی) بازار سے منگوا کر رکھتے۔ جب وہ اٹھتے ان کو دیا جاتا۔ دو چار دانے کھاتے ہوں گے خادم لڑکیاں اٹھ کر بیٹھ جاتیں۔ اور کہتی کہ میاں ہم تمہارے ککڑ (مرغ ہیں) بس مرغوں کو دانہ چگا کر سو جاتے۔ یہ تو خیر بچپن کا ایک لطیفہ ہے۔ مگر بہت خوبیوں کے حامل تھے۔ عوارض و علالت سے اس چاند کو گہن لگا رہا۔ اور افسوس کہ ہمارے دلوں کو اپنی نہ بھولنے والی یاد کا داغ دے کر جلد رخصت ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

(مبارکہ بیگم)

تحریک جدید کے انتیسویں ۲۹ سال کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا گرانقدر وعدہ بقدر ۱۱۴۰۰ روپیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی تفصیل میں جو قیمتی اسباق مضمر ہیں انہیں اپنانے کی ضرورت ہے

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا روح پرور پیغام ارسال فرمانے سے پہلے تحریک جدید کے سال نو کے لئے اپنا وعدہ بقدر گیارہ ہزار چار صد روپیہ دفتر ہذا میں اضافہ کے ساتھ ارسال فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔ وعدہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

۱-	منجانب حضرت سرور کائنات صلعم	3335.00
2-	″ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	3335.00
3-	″ حضرت اُمّ المومنین رضی	320.00
4-	″ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ	3392.00
5-	″ حضرت اُمّ ناصر رضی	132.00
6-	″ حضرت امۃ الحی مرحومہ	86.00
7-	″ حضرت سارہ بیگم ″	86.00
8-	″ حضرت اُمّ طاہر ″	262.00
9-	″ دس نادار احمدی	115.00
10-	″ صداقت کے لئے تڑپنے والی ارواح	126.00
11-	″ صاحبزادی امۃ الودود مرحومہ	211.00
	میزان	11,400.00 روپیہ

اس تفصیل سے بادی النظر میں حسب ذیل قیمتی اسباق اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وعدے ارسال فرماتے ہوئے ان کو اپنانے کی سعی فرمائیں۔

۱- عسر ہو یسر ہو اشاعتِ اسلام کے لئے بہرحال ایک معقول قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ اور ہر سال معقول اضافہ کرتے چلے جانا چاہیئے۔

۲- اس قربانی کے ثواب میں اپنے محسن پیشوا۔ اپنے محسن والدین۔ اپنی رفیقہ حیات اپنے عزیز بچوں کو بھی شریک کرنا چاہیئے۔

۳- قربانی اولین موقع پر کرنی چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے ٹکٹ سٹیج

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست مع جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) پندرہ دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنیوالی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ پر آ کر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

کتاب "ربوہ" کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی رائے

محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"مکرم ملک خادم حسین صاحب کی تالیف "ربوہ" کے بعض حصے میں نے دیکھے ہیں کتاب تاریخی معلومات سے پُر ہے جنہیں بے حد محنت سے یکجا کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو نہ صرف خود اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے بلکہ اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی یہ کتاب مطالعہ کے لئے دینی چاہیئے"

(مرزا ناصر احمد) 1.11.62

جنازہ غائب :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۶ اکتوبر ۶۲ء بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل مرحومین کے جنازہ ہائے غائب پڑھائے۔

(۱) مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی حیدرآباد دکن (۲) صوبیدار عنایت اللہ صاحب چک ۸۳ ضلع شیخوپورہ (۳) شریفہ بیگم صاحبہ جوڑا دیوان ضلع شیخوپورہ (۴) ہدایت بی بی صاحبہ والدہ رشید احمد صاحب معلم وقف جدید۔ (۵) پوتی فرزند علی صاحب چک ۱۲/۱۱۰ ضلع منٹگمری۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس مقدس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

۲۷ اکتوبر کا چوتھا اجلاس

تقسیم انعامات — مورخہ ۲۷ اکتوبر کو آٹھ بجے شب آج کا چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ شروع ہوا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا سب سے پہلے تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی جن انصار نے تعلیمی امتحانات تقریری مقابلہ، مشاہدہ و معائنہ اور دیگر تفریحی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور اطفال الاحمدیہ کے دینی معلومات کے مقابلہ میں جو بچے نمایاں طور پر کامیاب رہے ان سب کو جناب صدر محترم نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے انعامات حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں :۔

تعلیمی انعامات (۱) برائے سہ ماہی چہارم ۱۹۶۱ء :۔

اول آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی

دوم صلاح الدین صاحب راولپنڈی۔

(۲) برائے سہ ماہی اول ۱۹۶۲ء :۔

اول پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ

دوم محمد احمد صاحب کوئٹہ

(۳) برائے سہ ماہی دوم ۱۹۶۲ء :۔

اول پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ

دوم حافظ عبد الکریم صاحب خوشاب

(۴) برائے سہ ماہی سوم ۱۹۶۲ء :۔

اول چوہدری رحمت علی صاحب مسلم سرگودھا

دوم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ

تقریری مقابلہ ۱۹۶۲ء — اول میاں اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی۔ دوم محمد شفیع صاحب نجیب آبادی کراچی

دینی معلومات اطفال الاحمدیہ — اول محمد مبشر شاہ متعلم جماعت دہم دارالرحمت شرقی ربوہ۔ دوم :۔ مجیب اللہ خاں متعلم جماعت نہم دارالرحمت وسطی ربوہ

مشاہدہ معائنہ — اول عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور — دوم محمد شفیع صاحب گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور۔

تفریحی مقابلہ جات رسہ کشی :۔

اول کپتان ربوہ ٹیم ملک محمد رشیق صاحب

دوم کپتان ٹیم سلطان محمود صاحب کراچی

ردک ڈرم :۔ اول چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ

دوم چوہدری سلطان محمود صاحب کراچی

والی بال :۔ اول کپتان ربوہ ٹیم ماسٹر فضل داد صاحب

دوم :۔ کپتان کراچی ٹیم مولوی غلام احمد صاحب فرخ

تقریر مکرم مرزا عبد الحق صاحب — تقسیم انعامات کے بعد پروگرام کے مطابق محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب نے

"احمدیت کے تقاضے"

کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے بتایا کہ احمدیت کے تقاضے سے یہ مراد ہے کہ احمدی ہونے کے لحاظ سے ہم پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں ان پر غور کریں اور پھر سوچیں کہ ہم ان فرائض کو کس طرح احسن طور پر ادا کر سکتے ہیں ہم میں اللہ تعالےٰ کا ایک مامور مبعوث ہوا جس نے کہا

من انصاری الی اللّٰہ

کون ہے جو خدا کے دین کی مدد کرے گا؟

ہم نے اس کے جواب میں کہا

نحن انصار اللّٰہ!

ہم ہیں جو خدا کے دین کی مدد کریں گے اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ہم نے واقعی اپنے اس جواب کو صحیح ثابت کر دکھایا ہے؟

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حواریوں کی قربانیوں اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی عدیم المثال فداکاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں نے بھی من انصاری الی اللّٰہ کے جواب میں نحن انصار اللّٰہ کہا تھا اور پھر اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ فی الحقیقت وہ انصار اللہ کہلانے کے مستحق تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح کے بھی مثیل تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی اطاعت کرنے کی وجہ سے انہیں آپؐ کی صفات کا بھی مظہر بنایا گیا تھا اس لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں ہمیں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے

آپ نے فرمایا ہماری جماعت کے اولین بزرگوں نے اپنے نمونہ اور اپنی قربانیوں سے واقعی یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ انصار اللہ ہیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ان بزرگوں کی قربانیوں اور ان کے نمونہ کو ہم نے جاری اور قائم رکھا ہے احمدیت کی تعلیم کو جاننے اور سمجھنے اور پھر اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس تعلیم کا صحیح نمونہ بنائے بغیر ہم ہرگز حقیقی معنوں میں انصار اللہ نہیں کہلا سکتے

اپنی تقریر کے آخر میں محترم مرزا صاحب نے فرمایا احمدیت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم احمدیت کے مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے استعانت چاہتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنے ماحول کو احمدیت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام مشکل ہے اور بہت ہی مشکل ہے لیکن اگر ہم اسے کرنے کا عزم کر لیں تو یہ آسان بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہم اس عزم کے ساتھ ان ذرائع کو بھی اختیار کریں جو اس کے لئے ضروری ہیں اور ساتھ ہی دعاؤں پر بھی زور دیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کام کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مجلس شوریٰ — محترم مرزا عبد الحق صاحب کی پر اثر تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں مجلس شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی کارروائی سے قبل اجتماعی دعا کی گئی جس کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز ۷ تا ۱۵ زیر غور لائی گئیں جن میں تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینے تعلقات اخوت کو بڑھانے اقتصادی ترقی کے لئے باہمی تعاون کرنے تربیتی اجتماع منعقد کرنے اور نماز تہجد ادا کرنے کی طرف انصار کو توجہ دلائی گئی تھی محترم صاحب صدر نے ان تجاویز کے سلسلے میں فرمایا کہ ان تجاویز میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر رائے لینے کی ضرورت ہو ایجنڈے میں انہیں صرف اس لئے شامل کیا گیا تاکہ ان تربیتی امور کی طرف انصار کو مزید توجہ ہو۔ اس وضاحت کے بعد اظہار خیال کا موقع دیا گیا چنانچہ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب زعیم مجلس انصار اللہ لاہور مکرم غلام جیلانی صاحب لائل پور چوہدری غلام رسول صاحب مکرم نور احمد صاحب عابد مولانا ابو العطاء صاحب اور بعض دیگر نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

اسی سلسلے میں محترم صدر صاحب نے اولاد کی تربیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اولاد کے بگڑنے کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ والدین بچپن میں ان کا خیال نہیں رکھتے اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو پھر ان کی تربیت کا فکر کرتے ہیں حالانکہ اس وقت وہ ان کے ہاتھ سے نکل چکے ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اگر والدین اسلام کی پرحکمت تعلیم کے مطابق پیدائش سے ہی ان کی تربیت کرنا شروع کر دیں اور ابتدائی ۱۵ سال تک تربیت کا خاص خیال رکھیں تو پھر کوئی الجھن باقی نہیں رہ سکتی اور والدین اس قلبی اور روحانی تکلیف سے محفوظ رہ سکتے ہیں جو بعد میں انہیں اولاد کے بگڑنے کی وجہ سے برداشت کرنا پڑتی ہے

مندرجہ بالا تربیتی تجاویز کے بعد انصار اللہ کا بجٹ آمد و خرچ بابت ۱۹۶۳ء قائد مال مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے پیش کیا اور ضروری امور کی وضاحت فرمائی یہ بجٹ ۳۲۰۰۰ ہزار روپیہ آمد اور اسی قدر خرچ پر مشتمل تھا نمائندگان نے اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

آخر میں ایجنڈے کی تجویز ۱۳ و ۱۴ پر غور کیا گیا تجویز ۱۳ میں احمدیت کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا موثر رنگ میں ازالہ کرنے اور تجویز ۱۴ میں عیسائیت کے متعلق ضروری مسائل سے واقفیت حاصل کر کے اس کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی اول الذکر تجویز پر مکرم صوفی محمد رفیع صاحب سکھر نے تقریر فرمائی اور مناسب لٹریچر کی وسیع اشاعت پر زور دیا اس سلسلے میں محترم صاحب صدر نے فرمایا کہ لٹریچر تو مرکز کی طرف سے شائع ہوتا ہی رہتا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ضرورت کے مطابق شائع ہوتا رہے گا اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب وقت کی قربانی کریں اور اسے صحیح رنگ میں تقسیم کرنے کی کوشش کریں۔

رسالہ تشحیذ الاذہان خریدنے کی تحریک — آخر میں محترم صاحب صدر نے رسالہ تشحیذ الاذہان کثرت سے خریدنے کی تحریک فرمائی یہ رسالہ احمدی بچوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے آپ نے فرمایا بچوں کی تربیت کے لئے یہ رسالہ بہت ضروری اور مفید ہے احمدی والدین کو چاہیئے کہ وہ یہ رسالہ اپنے بچوں کے لئے ضرور خریدیں بلکہ انہیں اس میں مضامین لکھنے کی بھی تحریک کریں کہ نہ صرف یہ کہ ان کی صحیح تربیت ہو بلکہ انہیں مضمون لکھنے کی بھی مشق ہو رسالہ پھول بچوں کا رسالہ ہوتا تھا مگر اس نے کئی بچوں کو جو اس میں مضمون لکھتے تھے ادیب بنا دیا تھا۔

حضرت میاں صاحب کی اس تحریک کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ختم ہوا آخر میں مکرم مولانا محمد یار صاحب عارف نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے اٹھارھویں پارہ کے پہلے رکوع کی تفسیر بیان فرمائی اور مومنوں کی کامیابی کے ذرائع بیان فرمائے۔ درس قرآن مجید کے بعد پونے دس بجے شب یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا (باقی)

توسیع اشاعت الفضل میں حصہ لینے والے احباب

-:(قسط ۲):-

نمبر	نام	تفصیل
۴۴	مکرم شیخ منیر الدین صاحب نواب شاہ	۵ خطبہ نمبر سال بھر کے لئے دوسروں کے نام
۴۵	چوہدری ہدایت اللہ صاحب ״	״ ״
۴۶	مکرم محمد یوسف صاحب نواب شاہ منجانب مکرم محمد الدین صاحب مرحوم	ایک روزنامہ چھ ماہ کے لئے ایک لائبریری کے نام
۴۷	ملک عبد الرحمٰن شاہ صاحب ״	۱ خطبہ نمبر ״ ״ کسی کے نام
۴۸	چوہدری کرامت اللہ صاحب بدین	۱ ״ سال بھر کے لئے ״
۴۹	مجلس خدام الاحمدیہ بدین	۱ ״ ۱/۲ سال ״ ایک مستحق کے نام
۵۰	مکرم ملک منیر الدین صاحب نثار بیرو لشاری	۱ ״ ״ سال بھر کے لئے کسی کے نام
۵۱	ملک عنایت اللہ صاحب ״	״ ״ ״ ״
۵۲	حکیم فیروز الدین صاحب گلارچی	۱ ״ ״ ״ ״
	نوٹ:- والدہ مرحومہ بہن مرحومہ کی طرف سے	۵ ״ ״ ״ ״
۵۳	چوہدری محمد عالم صاحب باجوہ چک ۳۳ ج ب ضلع سرگودھا حال گلارچی	۵ ״ ״ ״ ״
۵۴	ڈاکٹر قمر احمد صاحب نبی سر روڈ	۱ ״ ״ ״ ایک دوست کے نام
۵۵	ایم غلام رسول صاحب بھٹی نبی سر روڈ	۱ ״ ״ ״
۵۶	چوہدری بشیر احمد صاحب ״	۱ ״ ״ ״
۵۷	محمد خان صاحب ״	۲ ״ ״ ״ دو دو دوستوں کے نام
۵۸	علی احمد صاحب ״	۱ ״ ״
۵۹	محمود احمد صاحب	۱ ״ ״ ״
۶۰	محمد اسلم صاحب احمد آباد سٹیٹ	۱ ״ ״ ״
۶۱	چوہدری احسان اللہ صاحب احمد آباد سٹیٹ	۱ ״ ״ ״
۶۲	مرزا محمد رفیع صاحب کنری (سندھ)	ایک روزنامہ چھ ماہ کے لئے ایک لائبریری کے نام
۶۳	مقصود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری	ایک خطبہ نمبر سال بھر کے لئے کسی کے نام
۶۴	مولوی عبد الباقی صاحب کنری	۱ ״ ״
۶۵	محمد سلطان صاحب ٹنڈو جان	۱ ״ ״ ״
۶۶	سیٹھ محمد الدین صاحب معراج الدین صاحب کنری	۱ ״ ״ ״
۶۷	ڈاکٹر صادق احمد صاحب کنری	ایک روزنامہ چھ ماہ کے لئے ایک لائبریری کے نام
۶۸	چوہدری فضل احمد صاحب بھٹی بی اے کنری	ایک خطبہ نمبر سال بھر کے لئے کسی کے نام
۶۹	صوفی مولا بخش صاحب کنری	تین ماہ کے لئے روزنامہ ایک دوست کے نام
۷۰	فضل کریم صاحب کنری	ایک خطبہ نمبر سال بھر کے لئے ״
۷۱	عبد المجید صاحب ״	״ ״ ״ ״
۷۲	منور احمد صاحب ״	״ ״ ״ ״
۷۳	ماسٹر ہدایت اللہ صاحب کنری	״ ״ ״ ״
۷۴	امان اللہ صاحب ״	״ ״ ״ ״
۷۵	عبد المنان صاحب النور ״	״ ״ ״ ״
۷۶	عبد السلام صاحب ״	״ ״ ״ ״
۷۷	چوہدری عبد العزیز صاحب ٹمبر مرچنٹ کنری	ایک روزنامہ چھ ماہ کے لئے ایک لائبریری کے نام
۷۸	عبد السمیع صاحب بھٹی ״	ایک خطبہ نمبر سال بھر کے لئے ایک دوست کے نام
۷۹	منیر احمد صاحب بھٹی ״	״ ״ ״ ״
۸۰	ماسٹر نذیر احمد صاحب ناصر آباد سٹیٹ	״ ״ ״ ״
۸۱	مولوی کرم الٰہی صاحب ״	״ ״ ״ ״
۸۲	منشی نور احمد صاحب آفس شکار ناصر آباد	״ ״ ״ ״
۸۳	چوہدری محمد شریف صاحب محمود آباد سٹیٹ	۲ ״ ״ ״
۸۴	جماعت احمدیہ ״ ״	״ ״ ״ ״
۸۵	مکرم منشی لال خان صاحب ״ ״	ایک ״ ״ ״
۸۶	لجنہ اماء اللہ صاحب ״ ״	״ ״ ״ ״
۸۷	مکرم میاں محمد عبد اللہ باجوہ کے بھگت حال محمود آباد	״ ״ ״
۸۸	ماسٹر انعام الحق صاحب ״	״ ״ ״ ״
۸۹	لجنہ اماء اللہ بدین	״ ״ ایک مستحق کے نام

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سوسائٹیوں کے انتخابات

مجلس اقتصادیات:- تعلیم الاسلام کالج کی مجلس اقتصادیات کے انتخابات مورخہ ۳۰ ۱۱ ۶۲ بروز منگل کالج ہال میں زیر صدارت چوہدری عزیز احمد صاحب طاہر ایم اے لیکچرر تعلیم الاسلام کالج عمل میں آئے اور سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:-

۱- سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ ——— برکت اللہ طاہر بی اے سال سوم (آنرز)
۲- سیکرٹری ——— عنایت اللہ منگلا بی اے سال دوم (״)
۳- جائنٹ سیکرٹری ——— ممتاز احمد ایف اے سال دوم
۴- اسسٹنٹ سیکرٹری ——— لطیف احمد خان ایف اے سال اوّل

مجلس عربی:- مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ہیں

۱- پریذیڈنٹ ——— عطاء الرحیم
۲- وائس پریذیڈنٹ ——— انعام الحق قریشی
۳- سیکرٹری ——— عبد المنان بھٹی
۴- جائنٹ سیکرٹری ——— مبارک احمد
۵- اسسٹنٹ سیکرٹری ——— دریام خان ظفر

ہسٹری سوسائٹی:- تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ہسٹاریکل سوسائٹی کے سالانہ انتخابات مورخہ ۲۷ اکتوبر کو محمد علیم صاحب ایم اے کی سرکردگی میں ہوئے سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

۱- پریذیڈنٹ ——— اعجاز الحق قریشی
۲- وائس پریذیڈنٹ ——— منصور احمد صاحب سندھی
۳- سیکرٹری ——— منصور مظفر صاحب شیخ
۴- اسسٹنٹ سیکرٹری ——— نصیر محمود کاکا شمیری۔

بایولوجی سوسائٹی:- مندرجہ ذیل عہدیداران بیالوجی سوسائٹی سال ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔

۱- پریذیڈنٹ ——— محمد اشرف چوہدری
۲- سیکرٹری ——— عباس ملک
۳- جائنٹ سیکرٹری ——— نثار احمد
۴- اسسٹنٹ سیکرٹری ——— محمد نواز

درخواست ہائے دعا

۱- میرے والد ملک محمد نصر اللہ خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز عرصہ سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین
(ملک محمد صفی اللہ خان لیبارٹری اسسٹنٹ ریلوے کیرن ہسپتال لاہور)

۲- میرے والد ایم اے صابر صاحب کشمیری میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ان کو گردہ کی تکلیف ہے احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں (ایم اے بشارت ایبٹ آباد ہزارہ)

۳- میرے اباجان کی وفات کے صدمہ سے میرا چھوٹا بھائی تقریباً ۲ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے اس کی کامل صحت نیز دوسرے بہن بھائیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے میری والدہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے
(رفیق احمد شاہد۔ ربوہ)

۴- میری اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (چوہدری محمد شریف ایم این سنڈیکیٹ ربوہ)

۴- محترمہ سراج بی صاحبہ کارکن لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا اپریشن بفضلہ کامیاب ہو گیا ہے البتہ کمزوری باقی ہے تمام بھائی اور بہنیں صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۵- پنڈت محمد عبد اللہ صاحب حلوائی غلہ منڈی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ ان دنوں سخت بیمار ہیں احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے (عبد الستار غلہ منڈی ربوہ)

۶- رانا شمشاد احمد صاحب ایم ٹی سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

۷- میرے اباجان ملک غلام رسول صاحب گڈس کلرک عرصہ سات سال سے بیمار ہیں انھیں دماغی کمزوری کا عارضہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (منور احمد دار الرحمت وسطی ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۷۸ :۔ میں شمس النساء بنت قریشی محمد اکمل صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ دارالصدر جنوبی ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس وقت جامعہ نصرت میں بطور کلرک کام کرتی ہوں۔ جہاں مجھے -/۷۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس ہی میں گرانی الاؤنس شامل ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ شمس النساء بنت قریشی محمد اکمل دارالصدر جنوبی ربوہ ۲۸/۹/۶۲

گواہ شد:۔ محمد ارشد قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ ۲۸/۹/۶۲

گواہ شد:۔ محمد اکمل قریشی گولبازار ربوہ ۲۸/۹/۶۲

نمبر ۱۶۸۷۹ :۔ میں عبدالرحمان عابد ولد شیخ عبداللطیف صاحب قوم شیخ فاروقی پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۲۵ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرانی انارکلی ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ملازمت سرکاری بمعہ الاؤنس -/۲۸۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف عبدالرحمن عابد وصیت کنندہ ۱۶ بھگوان سٹریٹ نمبر ۳ پرانی انارکلی لاہور۔

العبد:۔ عبدالرحمن صاحب عابد ولد شیخ عبداللطیف صاحب مرحوم ۲۷/۶/۶۲

گواہ شد:۔ ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ محمد صادق ولد میاں عبدالمجید صاحب مرحوم ۱۴ پرانی انارکلی ۷ لاج روڈ لاہور

ترقی یافتہ ممالک خیرسگالی برقرار رکھنے کیلئے ترقی پذیر ملکوں کو امداد دیں

آزادی نے پاکستان میں ترقی کی زبردست خواہش پیدا کر دی (صدر ایوب)

راولپنڈی ۷ نومبر۔ صدر ایوب خاں نے ترقی یافتہ ممالک سے کہا ہے کہ اگر وہ ترقی پذیر ملکوں کی خیرسگالی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ان ملکوں کی اقتصادی ترقی کی جدوجہد میں امداد دیں۔ صدر نے یہ بات کل یہاں بلجیم کے وزیر امور تجارت سے ایک ملاقات میں کہی۔

صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان میں آزادی نے ترقی کی ایک زبردست خواہش پیدا کر دی ہے ترقی یافتہ ملک اگر ترقی پذیر ملکوں کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کریں گے تو وہ ان کی ہمدردیاں کھو بیٹھیں گے صدر نے خیال ظاہر کیا کہ مشترکہ منڈی کے ممالک، ترقی پذیر ملکوں کی مشکلات اور مسائل کا احساس کریں اور انہیں آگے بڑھنے میں مدد دینے کے لئے کوئی حل تلاش کریں تو یہ ادارہ بڑا مفید ثابت ہو سکتا ہے بلجیم کے وزیر تجارت نے صدر ایوب کو یقین دلایا کہ مشترکہ یورپی منڈی کے ممالک ان نظریات پر توجہ دیں گے۔ وزیر تجارت نے پاکستان میں ترقی کی رفتار پر صدر ایوب کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ میں نے ۱۹۵۸ء کے دورہ کے بعد پاکستان میں نمایاں میں نمایاں ترقی دیکھی ہے۔

ولادت

میری بڑی ہمشیرہ شمس النساء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ازراہ شفقت "ظفر احمد" تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم شیخ محمود احمد صاحب اوورسیر کا لڑکا اور مکرم محترم شیخ عبدالرحمن صاحب آف بوریوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور دراز عمر عطا کرے۔ آمین۔ (مظفر احمد شیخ ۹/D بوریوالہ ضلع ملتان)

برطانیہ اور امریکہ خفیہ طور پر بھارت کو اسلحہ سپلائی کر رہے ہیں

لندن کے دو اخبارات کا انکشاف۔ پنڈت نہرو کا خروشیف پر اعتماد ختم ہو گیا

لندن ۷ نومبر دو برطانوی اخبارات نے انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ بھارت کو خفیہ طور پر اسلحہ سپلائی کر رہے ہیں۔ کیونکہ بھارت دوسرے ملکوں سے حاصل کئے جانے والے اسلحہ کی مقدار کو خفیہ رکھنا چاہتا ہے۔ روس جن شرائط پر چین پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرنے پر تیار ہے وہ بھارت کو پسند نہیں ہیں۔ بھارت کو روس پر جو اعتماد تھا وہ اب ختم ہو گیا ہے۔

قدامت پسند اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ بھارت کا دشمن ہمارا دشمن ہے ہمیں اپنے موقف کے بارے میں کوئی شک نہیں۔ ہم مناسب اقدامات کر رہے ہیں۔ لیکن بھارتی حکومت مغربی ملکوں سے فوجی امداد لینے میں اس قدر احساس ہے کہ امریکہ اور برطانیہ طیاروں کے ذریعہ جو اسلحہ بھارت بھیج رہے ہیں وہ اسے راز میں رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کو روسیوں پر اعتماد تھا۔ لیکن چونکہ روس نے چین کو جارحیت سے باز رکھنے کے لئے سفارتی دباؤ نہیں ڈالا وہ دباؤ ختم ہو گیا۔ خیال ہے کہ مسٹر خروشیف اب بھی اس سلسلہ میں بھارت کی امداد کرنے پر تیار ہیں۔ لیکن ان کی جو شرائط ہیں وہ بھارت کے لئے رسواکن اور چین کے لئے مفید ہیں۔ پنڈت نہرو نے مفاہمت کے لئے ان شرائط کو مسترد کر دیا ہے لیکن خروشیف اب بھی ان پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت نہرو نے ابھی تک خروشیف کے خط کا جواب نہیں دیا۔

اخبار ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے کہ برطانیہ بھارت کو جو فوجی امداد دے رہا ہے۔ اس کے بارے میں وہ اس قدر راز سے کام کیوں لے رہا ہے اس کے بارے میں وہ اس قدر راز سے کام کیوں لے رہا ہے۔ جب بھارت پر چین نے حملہ کیا تو برطانیہ نے فوراً اسلحہ بھیجا۔ برطانیہ اب بھی اسلحہ بھیج رہا ہے۔ لیکن یہ اسلحہ شہری طیاروں سے بھیجے جا رہے ہیں۔ برطانوی کوششوں کی نشر و اشاعت کے بارے میں کچھ نہیں کیا جا رہا ہے اسے پوری طرح صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔

مزید برطانوی اسلحہ نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۷ نومبر۔ برطانوی فضائیہ کے طیارے آج برطانوی اسلحہ لے کر نئی دہلی پہنچ گئے۔ برطانوی اسلحہ کی پہلی کھیپ دو طیاروں میں ۲۹ اکتوبر کو نئی دہلی پہنچی تھی۔ پہلی کھیپ میں خودکار رائفلیں اور گولہ بارود شامل تھا۔ معلوم ہوا کہ ان اسلحہ کو فوراً بھارتی طیاروں میں محاذ پر بھیجا گیا

حکومت آزاد کشمیر اپنے موقف پر قائم رہیگی

مظفرآباد ۷ نومبر آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے۔ ایچ۔ خورشید نے کل ریاستی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے باوجود حکومت آزاد کشمیر نے جموں وکشمیر کے مستقبل کے فیصلہ کے بارہ میں جو موقف اختیار کر رکھا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اور اگر کشمیری عوام سے کئے گئے وعدوں سے انحراف کیا گیا۔ تو حکومت دیگر ذرائع اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ صدر خورشید نے کہا بڑی طاقتیں چھوٹی طاقتوں کو یہ تلقین کرتی ہیں کہ وہ مسائل کو حل کرنے کے لئے پرامن ذرائع اختیار کریں۔ لیکن وہ چین اور بھارت کے تنازعہ پر اس کا اطلاق نہیں کرتیں۔ آپ نے کہا یہ طاقتیں اقوام متحدہ سے بالا بالا بھارت کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہیں۔ حالانکہ وہ کشمیر کے خلاف غاصبانہ عزائم رکھتا ہے۔ صدر خورشید نے کہا میں نے حکومت پاکستان اور عالمی طاقتوں پر متعدد مرتبہ یہ بات واضح کر دی ہے کہ میری حکومت حق خود اختیاری کے مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی اور اس مسئلہ میں تین نکات پیش نظر رہنے چاہئیں۔ اول ریاست کی سالمیت برقرار رکھی جائے۔ دوم ریاست سے فوجیں ہٹائی جائیں۔ سوم الحاق کا مسئلہ غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ طے کیا جائے۔ صدر خورشید نے کہا کہ بھارت مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو کم کرنے یا اس کے وجود ہی کو ختم کرنے کے لئے اسے نیفا کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ نیفا میں بھارت کی جو پوزیشن ہے۔ لداخ میں اس سے بالکل مختلف ہے۔ صدر خورشید نے کہا اگر چہ روس نے مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں اپنے رویہ میں کسی تازہ تبدیلی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ تاہم آپ نے توقع ظاہر کی کہ بھارتی پالیسیوں میں حالیہ تبدیلیوں کے باعث روس بھارتی چال کو بھانپ لے گا۔ صدر خورشید نے صدر ایوب اور وزیر خارجہ سے اپنی حالیہ ملاقاتوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔

قبر کے عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر ۔۔۔ مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

بورڈ کا باسکٹ بال زونل ٹورنامنٹ

(بقیہ صفحہ اوّل)

مقرر کیا گیا تھا۔ اس ٹورنامنٹ میں گورنمنٹ کالج میانوالی، ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودہا اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیموں نے حصہ لیا۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۵ر نومبر کو محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے فرمایا۔ پہلا میچ ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودہا اور گورنمنٹ کالج میانوالی کے درمیان کھیلا گیا جس میں ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودہا کی ٹیم نے ایک کے مقابلے میں ۴۸ پوائنٹ بنا کر میچ جیت لیا اور فائنل میں پہنچ گئی فائنل میچ کل مورخہ ۶ر نومبر کو تعلیم الاسلام کالج اور ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودہا کے مابین ہوا جس میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے ۱۲ کے مقابلے میں ۴۶ پوائنٹ سے یہ میچ جیت کر زونل چیمپئن شپ جیت لی۔ اس طرح تعلیم الاسلام کالج ربوہ ٹرافی کا حقدار قرار پایا۔ اور ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودہا رنرز اپ رہا۔

میچ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ پہلے ٹی آئی کالج کے طالب علم عطاء الرحیم صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی سیکرٹری ٹورنامنٹ نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی خدمت میں انعامات تقسیم فرمانے کی درخواست کی چنانچہ آپ نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ کھلاڑیوں میں سے تعلیم الاسلام کالج کے نصیر مبندا، نیاز مصلح مجید احمد، نصیر احمد شاہ اور رفیق احمد کو نیز ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودہا کے فیاض الدین احمد، ایم اکرم خضر ملک، نصیر محمود اور لازرس کو اعلیٰ کھیل کے مظاہرہ پر سرٹیفکیٹ دئے گئے۔ آخر میں مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے پریذیڈنٹ ٹی آئی کالج باسکٹ بال کلب نے مہمان ٹیموں، ریفری صاحبان اور جملہ شائقین کا جنہوں نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی شکریہ ادا کیا۔ اس طرح ٹورنامنٹ کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

ایک افسوسناک سانحہ

(از مکرم مولوی عبد الحمید صاحب سیکرٹری تصنیف جماعت احمدیہ کراچی)

ہفتہ کی صبح ۸ بجے لندن سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی کہ وہاں عاجز کے چھوٹے بھائی مولوی عبد المجید صاحب کے لڑکے عزیز عبد المومن کا ایک حادثہ میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم سکوٹر پر دفتر جا رہا تھا۔ بارش کی وجہ سے راستہ میں سکوٹر پھسل گیا۔ پیچھے سے ایک کار آ رہی تھی اور اس کی ٹکر سے عزیز جانبر نہ ہو سکا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز عبد المومن کی عمر ۲۴ سال کے قریب تھی اور انجینئرنگ کی تعلیم لے رہا تھا۔ تقریباً ۳ سال گذر چکے تھے اور ۲ سال باقی تھے۔ مومن بہت خلیق اور سعادت مند نوجوان تھا اور اپنے اچھے اطوار سے ہر ملنے والے کے دل میں گھر کر لیتا تھا۔ اسکی اس اچانک اور ناگہانی موت سے والدین اور دیگر افراد خاندان کو بے حد صدمہ ہوا ہے جسے انہوں نے انتہائی مومنانہ صبر سے برداشت کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنی حکمتوں کو خود ہی بہتر جانتا ہے ہم ہر حال میں اسکی رضاء سے راضی ہیں اور اُسی سے عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ اے ارحم الراحمین عبد المومن کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما۔

اس سانحہ کی خبر سن کر کثرت سے جماعت کے احباب و خواتین اور دیگر اصحاب تعزیت کے لئے تشریف لائے اور ہر طرح سے ہم سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ لندن سے جماعت احمدیہ خدام الاحمدیہ اور احمدی سٹوڈنٹس سوسائٹی لندن اور وہاں کے احباب نے بذریعہ تار و خطوط عزیز کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا اور عزیز کی جماعتی خدمات کو سراہا۔ عبد المومن خدام الاحمدیہ لندن کی مجلس عاملہ کا ممبر تھا اور سٹوڈنٹس سوسائٹی کا سیکرٹری تھا۔ کراچی کی جماعت اور خدام الاحمدیہ کراچی نے اظہار رنج و غم کے ریزولیوشن بھجوائے ہیں اور بعد نماز جمعہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا اور ہر رنگ میں ہمارے ساتھ مومنانہ ہمدردی کا اظہار کر کے ہمارے غم کو ہلکا کیا۔ ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

عزیز عبد المومن کی بڑی بہن نے اس حادثہ سے صرف چند دن قبل خواب میں دیکھا تھا کہ ایک بوتل میں دس انڈے رکھے ہیں (یہ دس بہن بھائی ہیں) اور ان میں سے ایک خوبصورت انڈا تقدیر نے لے لیا۔ اس نے اس خواب کا ذکر حادثہ کے بعد کیا کیونکہ اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ یہ خواب اس طرح پورا ہونے والا ہے۔ حادثہ کے بعد خواب کی حقیقت معلوم ہوئی کہ ایک خوبصورت انڈا عزیز عبد المومن کو تقدیر مطلق نے لے لیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہفتہ وقف جدید ۳ دسمبر سے ۱۰ر دسمبر تک منایا جائے

تمام احباب اس ہفتہ کے اختتام سے قبل اپنا چندہ وقف جدید ادا فرمانے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"وقف جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ اور دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔ اگر ایسا کرو گے تو انشاء اللہ بہت جلد دنیا میں اسلام کا جھنڈا اونچا ہو گا اور کفر دم توڑ رہا ہو گا"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۲ $\frac{1}{58}$)

حضور کے ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۳ر دسمبر تا ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۲ء ہفتہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ ان تاریخوں میں جلسے منعقد کر کے یا دوسرے مناسب ذرائع اختیار کرتے ہوئے احباب جماعت کے سامنے اس تحریک کی اہمیت بیان کریں اور کوشش فرمادیں کہ ہفتہ کے اختتام سے قبل آپ کی جماعت کے تمام احباب چندہ وقف جدید ادا کر چکے ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مذاہب عالم کو چیلنج

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے جو پمفلٹ بعنوان "مذاہب عالم کو چیلنج" (بزبان انگریزی) شائع ہوا تھا۔ وہ سب کا سب فروخت ہو چکا ہے۔ مختلف احباب اور مبلغین کی طرف سے مزید آرڈر موصول ہو رہے تھے۔ جن کو پورا کرنے کے لئے مزید تین ہزار کی تعداد میں طبع کروایا جا رہا ہے۔ جن احباب کو یا جماعتوں کو درکار ہو وہ فوری طور پر مطلع کریں تاکہ ان کو پھر مایوس نہ ہونا پڑے اس کی قیمت -/۱۸ روپیہ سینکڑہ ہے

(مینیجنگ ایڈیٹر۔ ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کیلئے درخواست دعا

صدر صاحب محلہ دار الصدر غربی مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب اپنے محلہ کے وعدہ جات تحریک جدید کے ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا وعدہ بقدر -/۲۸۰ روپیہ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

"حضرت مولانا صاحب بیمار ہیں۔ بعض اوقات شدید درد سے حالت بہت خراب ہو جاتی ہے اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں"

قارئین کرام سے حضرت مولانا صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعوت ولیمہ

مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر پرائیویٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ کے بڑے لڑکے قریشی سمیع اللہ صاحب ایم۔ اے لیکچرار گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کی دعوت ولیمہ ۵ر نومبر بروز بدھ بعد نماز مغرب عمل میں آئی جس میں صدر انجمن کے ناظر صاحبان اور افسران صیغہ جات اور دیگر مقامی احباب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ قریشی سمیع اللہ صاحب موصوف کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب سابق افسر امانت تحریک جدید کی پوتی نصرت سلطانہ صاحبہ دختر شیخ عبد اللہ صاحب سے ہوئی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ اور نیک ثمرات پر منتج ہو۔ آمین!

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔